بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

۲۹ ماہ اخاء ۱۳۲۵ ھش	۳ ذی الحجہ ۱۳۶۵ ھ	۲۹ اکتوبر ۱۹۴۶ء	نمبر ۲۵۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے پاؤں میں درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج بعد نماز عصر شیخ مبارک احمد صاحب واقف زندگی ابن خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کا نکاح سعیدہ بیگم صاحبہ بنت عبد المجید صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس پشاور سے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

کل تحقیقاتی کمیشن نے امیدوار کلرکوں کا امتحان مسجد اقصےٰ میں لیا۔

اسلامی اخلاق اور استہزا

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ استہزا مخالفین انبیاء علیہم السلام کی نہائت عام بیماری ہے۔ جب کوئی بندہ خدا اعلائے کلمۃ الحق کے لئے خدا کی طرف سے کھڑا ہوتا ہے۔ اور اپنی قوم کے لوگوں کو مخاطب کر کے اللہ کا پیغام سناتا ہے۔ تو چونکہ جس ماحول میں وہ زندگی بسر کرنے کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں۔ یہ آواز اس ماحول کے بالکل برعکس و متضاد ہوتی ہے۔ اس لئے اسکو سنکر اور کہنے والے کی بظاہر ناتوانی اور بے بضاعتی کو دیکھ کر سب سے پہلا جذبہ جوان کے سینوں میں اٹھتا ہے۔ تمسخر و استہزا کا ہی ہوتا ہے۔ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ کہنے والا انہی کا سا ایک انسان ہے۔ انہی کیطرح کھاتا پیتا۔ انہی کی طرح سوتا جاگتا اور انہی کی طرح بازاروں گلیوں میں چلتا پھرتا ہے وہ تعجب کرتے ہیں کہ بیٹھے بٹھائے اب اسکو یہ کیا سوجھی ہے۔ کہ ایسی باتیں کہہ رہا ہے۔ جو نہ صرف ہم نے بلکہ ہمارے باپ دادوں میں سے بھی پہلے کسی نے نہ سنی تھیں۔ کہیں یہ دیوانہ تو نہیں ہو گیا جس قدر وہ سنجیدگی اور متانت اختیار کرتا ہے۔ اتنا ہی وہ ان کی نظروں میں مضحکہ خیز نظر آتا ہے۔

جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کی طرف سے حکم ہوا کہ اپنے رشتہ داروں اور متعلقین کو ہدایت پہنچاؤ۔ تو آپ نے اپنے خاندان کے تمام افراد کو ایک دعوت میں اکٹھا کیا جب وہ طعام سے فارغ ہو چکے۔ تو کھڑے ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا پیغام ان کو سنایا۔ اور فرمایا کہ آپ لوگوں میں سے کون ہے جو میرا ساتھ دینے کو تیار ہے۔ پہلے تو سب خاموش رہے۔ پھر جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جن کی عمر اس وقت صرف گیارہ سال کی تھی اٹھ کر کہا کہ میں آپ کا ساتھ دونگا تو تمام حاضرین زور سے قہقہہ مار کر ہنس پڑے واقعی ان کے نزدیک یہ بات نہائت مضحکہ خیز تھی کہ ایک نوجوان اور ایک بچہ دنیا میں انقلاب لانے کا ارادہ رکھتے ہیں ایسے ہی واقعات ہر نبی کو پیش آئے ہیں۔ لوگ ان کو دیوانہ سمجھنے لگتے ہیں۔ اور ان کی ہر حرکت اور بات پر آوازے کسنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور پھر ہوتے ہوتے یہ ان کی ایسی پختہ عادت ہو جاتی ہے کہ لفظوں سے گزر کر اپنے فعل اور عمل سے بھی استہزا کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ ابوجہل نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر جب اونٹ کی اوجھری رکھوائی تھی۔ اسی جذبۂ استہزا ہی کے ماتحت تھی۔

الغرض استہزا اور تمسخر مخالفین انبیاء علیہم السلام کے مسلمہ و مبینہ خصائل میں سے ہے۔ یہ درست ہے کہ ہر وہ شخص جسکو استہزا کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اور جس کا تمسخر اڑایا جاتا ہے نبی نہیں ہوتا۔ گو اس کے نبی ہونے کے لئے یہ ایک اغلب قرینہ ضرور ہوتا ہے۔ مگر اس میں تو کوئی شبہ و ریب نہیں کہ استہزا اور تمسخر اسلامی خصائل میں سے نہیں ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ کبھی کبھی بے آزار ظرافت۔ جس سے کسی کا دل دکھانا مقصود نہ ہو۔ اسلام میں قطعاً ممنوع ہے۔ اسلام مردہ دلی نہیں سکھاتا۔ کئی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ایسی پاک اور بے لوث ظرافت سے لطف اندوز ہوا کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ کھجوریں کھانے کا لطیفہ مشہور ہے۔ لیکن تمسخر و استہزا جس کی مذمت قرآن کریم میں کی گئی ہے۔ اور جس کو کفار ہی کا شیوہ بتایا گیا ہے۔ کسی ایسے انسان کی خصلت نہیں ہو سکتا۔ جس کو اپنی اسلامیت کا دعوےٰ ہو۔

کس قدر افسوسناک ہے کہ مسلمانوں کے وہ اخبارات بھی جنکے مدیر اشاعت دین کا ڈھنڈورہ پیٹنے میں سب سے زیادہ بلند بانگ ہیں۔ اس غیر اسلامی اور کافرانہ خصلت سے نہ صرف پرہیز ہی نہیں کرتے۔ بلکہ بڑے ناز و افتخار سے اپنے کالموں کے کالم جماعت احمدیہ اور اسکے قابل تعظیم امام پر استہزا کی نئی نئی ایجاد و اختراع سے سیاہ کرتے رہتے ہیں۔ ہمیں یہاں مثالیں دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کوثر۔ زمزم۔ حریت وغیرہم کا مطالعہ کرینگے۔ تو آپ دیکھیں گے کہ ان اخبارات میں سے ایک بھی نہیں۔ جس کے مدیر یا نامہ نگار کے قلم کی رگ مزاح و تمسخر کم از کم ہفتہ عشرہ میں ایک بار "مرزائیت" کے خلاف نہ پھڑک جاتی ہو۔ آجکل احراری اخبار آزاد خاصکر اس صنف میں اپنے کمالات دکھا رہا ہے۔ یہ وہی وطیرہ ہے جو آریہ اور عیسائی اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اختیار کرتے ہیں۔ کہ جب اصولی بحث میں ان سے کوئی بات بن نہیں آتی۔ تو اوچھے ہتھیاروں پر اتر آتے ہیں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ احمدیت کی مخالفت نہ کریں۔ کریں اور شوق سے کریں۔ لیکن اگر آپ کو اسلام کا دعوےٰ ہے تو کم از کم اپنے لہجہ کلام اور انداز تحریر کو ایسا نہ بنائیے۔ کہ اغیار کو اسلامی تعلیم پر انگلی رکھنے کا موقعہ ہاتھ آئے۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ یا اسکے فدائیوں کو آپ کی ان بیہودہ ابولیوں سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اور نہ انشاءاللہ پہنچ سکتا ہے۔ لیکن ہمیں اس بات کی شرم ہے کہ آپ مسلمان کہلاتے قرآن کریم کو خدا کا کلام مانتے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام جہان کے لئے اسوہ حسنہ تسلیم کرتے ہیں۔ کیا آپ اسلامی تاریخ سے کوئی واقعہ

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کی

مجلس علم و عرفان

قادیان ۲۶ ماہ اخاء (اکتوبر) آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے:۔

آج پھر ہمارے بچوں نے وہ نصیحت جو نماز کے متعلق کی تھی بھلا دی ہے کہ نماز نہایت آہستگی اور عمدگی سے سوچ سمجھ کر پڑھنی چاہیئے۔ مسجد میں جو حرکات کی جاتی ہیں۔ وہ اپنے اندر وقار رکھتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی مساجد بیت اللہ کے قائم مقام ہوتی ہیں اور اس لئے بنائی جاتی ہیں۔ کہ ان میں عبادت کی جائے۔ نہ لغو اور فضول حرکات۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ کہ میں نے فضول باتوں سے منع کیا تھا۔ مگر آج پھر ایک طرف شور مچا ہوا تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگ تھوڑی دیر کے بعد پھر نئی نصیحت کے محتاج ہوتے ہیں۔ آج میں پھر نصیحت کرتا ہوں۔ کہ نماز آہستگی سے اور سنوار کر پڑھنی چاہیئے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی ملاقات ہے۔ جو جلد بازی سے کام لیتا ہے۔ وہ اپنا نقصان کرتا ہے۔ لوگ کوشش کرتے ہیں۔ کہ بادشاہ یا نواب کی ملاقات میسر آجائے۔ اور اس لئے کئی قسم کی سفارشیں حاصل کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالےٰ کی ملاقات کے مقابلہ میں وہ کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتی۔ بادشاہوں کے پاس تو غرض مند لوگ جاتے ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ کے پاس جو چاہے جا سکتا ہے۔ اور شاید اسی وجہ سے کہ ہر ایک باسانی جا سکتا ہے۔ لوگ اس کی قدر نہیں کرتے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی ملاقات پر بھی ٹیکس ہوتا۔ تو لوگ زیادہ توجہ کرتے۔ مگر کوئی پابندی نہیں اور ہر ایک کے لئے دروازہ کھلا ہے۔ اس لئے غفلت اور لاپرواہی برتی جاتی ہے۔ حالانکہ اس میں جو فضائل ہیں۔ ان کی وجہ سے دو نمازوں میں جو وقفہ پڑ جاتا ہے۔ وہ بھی دوبھر گذرنا چاہیئے۔

مسجد میں بولنا بہت برا ہے۔ مگر یہاں ایک شور سا مچا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر شخص یہ سمجھتا ہے صرف میں ہی بول رہا ہوں۔ اور میری ذرا سی بات سے کیا حرج ہوگا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ مسجد میں شور مچ جاتا ہے۔ اور اسی طرح نماز پڑھنے والوں کی نمازیں خراب ہوتی ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے صحابہ رضؓ کے متعلق شمائل ترمذی میں آتا ہے۔ کان الطیور علیٰ راسہم۔ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوتے تھے۔ یعنی وہ مجلس میں اتنے ساکن بیٹھتے۔ کہ پرندے سمجھتے یہ آدمی نہیں بلکہ درختوں کے ٹھنڈ ہیں۔ غرض صحابہ کا یہ طریق تھا۔ کہ وہ مجلس میں حرکت بھی نہ کرتے تھے۔ مبادا خلل نہ ہو۔ مگر تمہارا یہ حال ہے۔ کہ مسجد سر پر اٹھا لیتے ہو۔ حالانکہ ان امور کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور اس کے مطابق اپنے اخلاق ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ حرکات میں جتنا ادب ہوگا۔ اتنی ہی محبت بھی پیدا ہوگی۔

نیز مجالس میں علاوہ شرعی احکام کے ملک اور قوم کے طریق اور رسم و رواج کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ قرآن میں لفظ معروف اسی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کہ کسی ملک کی عادات رسوم بشرطیکہ وہ شریعت کے خلاف نہ ہوں پر بھی عمل کیا جائے۔ ہر ملک کی مخصوص رسوم ہوتی ہیں جن کو سارے ملک نے اختیار کیا ہوتا ہے۔ سارے انگلستان میں ایک ہی زبان اور ایک ہی قسم کا لباس ہوتا ہے۔ لیکن اگر نہیں تو ہندوستان میں ایک نہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہم میں اتفاق مفقود ہے۔ اور یکجہتی نہیں پائی جاتی۔ اور جب تک یکجہتی نہ ہو۔ قوم ترقی نہیں کر سکتی۔

ہمارے ملک کے کھانے الگ۔ لباس الگ اور بولی بھی الگ الگ ہے۔ اور پھر مستزاد یہ کہ انہی باتوں پر ایک دوسرے سے لٹھ بازی بھی ہو رہی ہے۔ الغرض ہمارے ملک کی کوئی بھی ایسی چیز نہیں۔ جو ہمارے ملک میں رائج ہو۔ اور جس سے ہم میں یکجہتی پیدا ہو سکے۔ قومی طور پر جو طریق رائج ہوتے ہیں۔ وہ بڑی عظمت رکھتے ہیں۔ اور قوم میں اتفاق پیدا کر کے ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے باعث ہوتے ہیں۔ شریعت نے ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی ہے۔ بظاہر یہ چیزیں بہت معمولی ہیں۔ مگر ان کے نتائج بہت عظیم الشان ہوتے ہیں۔ اگر آپ لوگ اپنی مجالس میں ان کا خیال رکھیں گے۔ اور ظاہری آداب کو ملحوظ رکھیں گے۔ تو ضروری ہے۔ کہ خدا کے گھر میں بھی ویسا ہی کریں۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ آج اصل بات میں یہ کہنا چاہتا تھا۔ کہ جن لوگوں نے اکتوبر کے مہینہ میں روزے نہیں رکھے وہ اب رکھیں۔ تا ان کا کفارہ ہو جائے۔ اور اجتماعی طور پر اسی فریضہ کو بجا لا کر قومی یکجہتی پیدا ہو۔ اب وہ پیر سے شروع کریں۔ یہ کفارہ اس لئے رکھا گیا ہے۔ کہ تا آئندہ کے لئے احساس پیدا ہو۔ اور وہ ملک و قوم کے لئے مفید عضو بن سکیں۔

اس کے بعد حضور نے دریافت فرمایا۔ کہ جن لوگوں نے روزے رکھنے کا عہد کیا ہے۔ وہ کھڑے ہو جائیں۔ اس پر بہت سے اصحاب کھڑے ہوئے۔ حضور نے فرمایا۔ اسی طرح تحریکیں کامیاب ہوتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فذکر۔ کہ تو ان کو بار بار یاد دلا۔ اور یہی ترقی کا گر ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کو پیدا ہی ایسا کیا ہے۔ کہ وہ بہت جلد گردوپیش کے حالات سے متاثر ہو جاتا ہے۔ اور جو چیزیں بار بار اس کے سامنے آتی ہیں۔ ان کو اختیار کر لیتا ہے۔ دنیوی معاملات بار بار اس کے سامنے آکر اس پر اپنا اثر ڈالتے ہیں۔ مگر دینی معاملات کو بہت کم مواقع میسر آتے ہیں۔ مسلمان یہ تو کہتے ہیں کہ دنیوی چیزیں ان پر اثر انداز ہوں۔ مگر یہ نہیں کہتے۔ کہ ہدایت بھی اثر انداز ہونی چاہیئے۔ حالانکہ دونوں کو برابر موقعہ ملنا چاہیئے۔ دنیا دار لوگ دنیا کے کام آدم سے لیکر اس وقت تک برابر سر انجام دے رہے ہیں۔ اور تھکتے نہیں اسی طرح مومنوں کو بھی دین کے کاموں میں نہیں تھکنا چاہیئے۔ مگر افسوس وہ تھک جاتے ہیں۔ اور وہ ہار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے دینی معاملات میں رخنہ پڑ جاتا ہے۔ اور نقائص پیدا ہوتے ہیں۔ ایک تاجر ساری عمر تجارت کرتا ہے۔ ایک صناع ساری عمر کام کرتا ہے۔ مگر وہ کسی دن یہ نہیں کہتا۔ کہ کیا میں یہ کام کرتا ہی چلا جاؤنگا۔ اب مجھے چھوڑ دینا چاہیئے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ مومن اپنے کام کو چھوڑ دیں۔ اسکی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ دین کے کاموں کے متعلق انہیں محبت پیدا نہیں ہوتی۔ اور بار بار نصیحت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم بھی نصیحت کرتے چلے جائیں گے۔ جب شیطان نہیں تھکتا تو ہم کیوں ہار جائیں۔ حیرت کی بات ہے۔ کہ لوگ چھوٹی چھوٹی چیزوں میں اپنا حصہ نہیں چھوڑتے اور ہر ممکن طریق سے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے بندوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ کہ ان کو شیطان لے جائے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی طرف میں بار بار جماعت کو توجہ دلاتا رہا ہوں۔ کہ خدا کے حصہ کو لینے میں کوتاہی نہ کرو۔ نسلاً بعد نسل اپنی اولادوں کو اسکی تلقین کرتے رہو اور ان میں ایمان برقرار رکھنے کی کوشش کرو بے شک جب ایمان اٹھ جاتا ہے۔ اور تاریکی پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کسی نبی کو بھیج دیتا ہے۔ مگر کیا یہ بہتر نہیں ہے۔ کہ ہم پر تاریکی آئے ہی نہ۔ اور پہلا نبی جانے ہی نہ پائے۔ بے شک نبی کا آنا بڑی برکت کا موجب ہوتا ہے۔ مگر پہلے نبی کو نہ جانے دینا بھی ویسی ہی برکت ہے۔ پس تم کوشش کرتے جاؤ۔ اور تذکیر کرتے رہو۔ کہ پہلا نبی ہم میں سے جائے ہی نہ۔ نبی کی تعلیم کی موجودگی کے یہ معنے نہیں۔ کہ اس قوم میں صلحاء اور خدا رسیدہ پیدا نہیں ہونگے۔ بلکہ تعلیم کی موجودگی میں ہی ایسے لوگ آیا کرتے ہیں۔ کیا مصلح موعود ایسے وقت میں آیا ہے۔ جب تم میں سے تعلیم اٹھ چکی تھی۔ پس اگر تم فیض پانے کی کوشش کرتے رہوگے۔ تو ایمان کے کم ہو جانے کے باوجود تم میں ایسے لوگ آتے رہیں گے۔ جو فیض یافتہ ہوں گے اور اس سلسلہ کو جاری رکھ سکیں گے۔

ایک اور احمدی مجاہد لنڈن پہنچ گیا

لنڈن ۔ ۲۸ر اکتوبر ۔ جناب چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم چودھری غلام رسول صاحب مولوی فاضل مجاہد ارجنٹائن بخیر و عافیت یہاں پہنچ گئے ہیں۔

درخواست دعا۔ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور چند روز سے تکلیف بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ستر فقہ اسلامی کی روشنی میں

یہ امر دراصل اس بات پر متفرع ہے کہ ران اور گھٹنے کا ستر کس حد تک ضروری ہے۔ اور کیا یہ جسم کے اس حصہ میں شامل ہیں۔ جس کو "عورت" کہا گیا ہے۔ اور اسے ڈھانپنا مسلمان مرد پر فرض ہے یا نہیں کیونکہ جس حصہ جسم کو "عورت" کہا گیا ہے۔ اسے چھپانا فرض اور ضروری ہے۔ حدیث میں آیا ہے اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ۔ (بخاری مسلم وغیرہ) کہ اپنی عورت یعنی قابل ستر جگہ کو اپنی بیوی اور باندی کے علاوہ کسی کے سامنے نہ کھول الخ

حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ ران اور گھٹنہ دونوں عورت ہیں۔ یعنی ان کا چھپانا فرض ہے عام حالات میں اگر کسی غیر کے سامنے انہیں ننگا کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ اور اگر نماز میں یہ کھل جائیں تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔ امام شافعی اور امام مالک کا مذہب یہ ہے۔ کہ گھٹنہ تو عورۃ نہیں البتہ ران عورت میں شامل ہے۔ یعنی اس کا ستر فرض ہے اہل الظاہر ران اور گھٹنے دونوں کو عورت میں شامل نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک "سوء تان" "پیچھے اور آگے کی مخصوص جگہ" کا چھپانا تو ضروری اور لابدی ہے۔ لیکن ران اور گھٹنے کا ستر ایسا ضروری نہیں۔ اگر بدن کا یہ حصہ کسی غیر کے سامنے کھل گیا تو وہ قابل ملامت نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی اس کی نماز میں کوئی فرق آئے گا۔ امام احمد بن حنبل سے یہ روائت ہے۔ کہ ران عورت خفیفہ اور سوء تان (آگے اور پیچھے کی شرمگاہ) عورت غلیظہ ہیں یعنی ران کا چھپانا اور اسکو ڈھانکنا اتنا ضروری نہیں جتنا ضروری سوء تان کا چھپانا ہے۔ ہاں عام حالات میں مناسب یہی ہے۔ کہ ران سے بھی کپڑا نہ اٹھائے۔ اور اسے دوسروں کے سامنے نہ کھولے۔

حنفیہ اپنے مسلک کی تائید میں مندرجہ ذیل احادیث سے استدلال کرتے ہیں حاکم نے عبداللہ بن جعفرؓ سے مرفوعاً ایک روایت بیان کی ہے جس میں مابین السرۃ والرکبۃ کو عورت کہا گیا ہے۔ اسی طرح امام محمد نے اپنی مؤطا میں اَسْوَدْ سے روایت کی کہ مابین السرۃ الی الرکبۃ عورۃ یعنی ناف سے لیکر گھٹنے تک کا حصہ عورۃ ہے۔ اور اسکو کھولنا جائز نہیں۔ اسی طرح دارقطنی نے علیؓ سے حدیث نقل کی۔ الرکبۃ عورۃ کہ گھٹنہ عورت ہے۔ یہ احادیث بتاتی ہیں کہ جس طرح ناف اور گھٹنے کے درمیان کا حصہ جسم عورت ہے۔ اسی طرح ناف اور گھٹنہ بھی عورت میں شامل ہیں۔ کیونکہ حد محدود میں شامل ہوتی ہے۔

امام مالک امام شافعی نیز حنفیہ ران کے عورۃ ہونے کی تائید میں مندرجہ ذیل احادیث پیش کرتے ہیں۔

(۱) عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلعم لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی فَخِذِ حَیٍّ وَلَا مَیِّتٍ (ابوداؤد ابن ماجہ) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا اپنی ران کو نہ کھولو اور نہ ہی کسی زندہ اور مردہ انسان کی ران کی طرف دیکھو۔

(۲) عَنْ جَرْهَدٍ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم وَعَلَیَّ بُرْدَۃٌ وَقَدِ انْکَشَفَ فَخِذِیْ فَقَالَ غَطِّ فَخِذَكَ فَاِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَۃٌ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد واحمد) حضرت جرہد الاسلمی روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گذرے۔ میں ایک چادر اوڑھے بیٹھا تھا اور میری ران ننگی ہو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا ران پر کپڑا ڈال لو۔ کیونکہ ران عورۃ ہے۔ اسی قسم کی ایک روایت ابن عباسؓ سے بھی ہے۔ جو ترمذی اور احمد نے روایت کی ہے۔

اہل الظاہر کے مذہب کی تائید میں یہ حدیثیں پیش کی گئی ہیں۔

عن عائشۃؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم کَانَ جَالِسًا کَاشِفًا عَنْ فَخِذِہٖ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْبَکْرٍ فَاَذِنَ لَہٗ وَھُوَ عَلٰی حَالِہٖ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَہٗ وھو علی حالہ ثم استأذن عُثْمَانُ فَاَرْخٰی عَلَیْہِ ثِیَابَہٗ فَلَمَّا قَامُوْا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اسْتَاْذَنَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَاَذِنْتَ لَھُمَا وَاَنْتَ عَلٰی حَالِكَ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ اَرْخَیْتَ عَلَیْكَ ثِیَابَكَ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَجُلٍ وَاللّٰہِ اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَتَسْتَحْیِیْ مِنْہُ

(رواہ احمد والبخاری تعلیقاً)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ کہ ایک دن حضور بیٹھے تھے۔ اور آپ کی ران مبارک سے کپڑا ہٹا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے باری باری اندر آنے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ اور ان کے آنے پر اسی طرح بیٹھے رہے۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اجازت مانگی۔ تو آپ ذرا سنبھل کر بیٹھ گئے۔ اور کپڑا درست کر لیا۔ جب سب چلے گئے۔ تو میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ آئے تو آپ اسی طرح بیٹھے رہے۔ لیکن حضرت عثمان کے آنے پر آپ نے کپڑے کو درست کر لیا۔ اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی؟ آپ نے فرمایا عائشہؓ عثمان بڑے شرمیلے ہیں۔ فرشتے بھی ان سے حیا کرتے ہیں۔ پھر کیا مجھے حجاب نہ آئے؟

(۲) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَوْمَ خَیْبَرَ حَسَرَ الْاِزَارَ عَنْ فَخِذِہٖ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِ فَخِذِہٖ

(رواہ احمد والبخاری)

انسؓ کہتے ہیں کہ خیبر کے دن ایک موقعہ پر آپ کی ران مبارک سے تہبند ہٹ گیا۔ اب تک آپ کی ران مبارک کی سفیدی میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ یعنی میں ابھی تک اس نظارہ کو نہیں بھولا

(۳) عن ابی موسیٰ اَنَّ النَّبِیَّ صلعم کَانَ قَاعِدًا فِیْ مَکَانٍ فِیْہِ مَاءٌ فَکَشَفَ رُکْبَتَیْہِ اَوْ رُکْبَتَہٗ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاھَا

(رواہ البخاری)

ابوموسےٰؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور آپ کے گھٹنوں سے کپڑا ہٹا ہوا تھا۔ اسی اثنا میں عثمان آ گئے تو آپ نے گھٹنوں کو ڈھانپ لیا۔

یہ سب روایات بتاتی ہیں کہ ران اور گھٹنے کا ستر ضروری نہیں۔ ورنہ آپ ایسا نہ کرتے۔ لیکن ان مختلف احادیث کو ایک سرسری نظر سے دیکھنے والا اس سوچ میں ضرور پڑ جاتا ہے۔ کہ آخر ان میں اختلاف کیوں ہے۔ اور کسی ایک مسلک کو کیونکر ترجیح دی جا سکتی ہے۔

گھٹنہ اور ناف کے متعلق حنفیہ کی وجہ استدلال کا ذکر میں پہلے کر آیا ہوں کہ حد اور محدود کا قاعدہ اور مغیّا کا ایک صورت میں ایک ہی حکم ہے۔ اور کشف فخذ یعنی ران کے کھلنے سے مراد یہ ہے کہ قمیص ہٹ گئی تھی تہبند موجود تھی۔ اور آپ نے حضرت عثمان کے آنے پر قمیص کا پلو بھی درست کر دیا۔ یعنی ذرا سنبھل کر بیٹھ گئے۔ نیز مسلم کی روایت میں کاشفاً عن فخذیہ او ساقیہ کے الفاظ آئے ہیں یعنی آپ کی ران کھل رہی تھی یا پنڈلی کھل رہی تھی۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ران یا پنڈلی کی بجائے رُکبہ کا لفظ ہے یعنی آپ کا گھٹنہ کھل رہا تھا۔ اس لئے اس اختلاف نے حدیث کو قابل احتجاج نہیں رہنے دیا۔ کیونکہ اس میں اتنی قوت نہیں رہی۔ کہ وہ ان احادیث سے معارضہ کر سکے۔ جن میں ران کو عورۃ کہا گیا ہے۔ اور دوسری احادیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ نے عمداً ایسا کیا ہو۔ ہوا کے جھونکے سے بے خیالی میں ایسا ہو گیا۔ امام مالک اور شافعی کی طرف سے بھی اس حدیث کا قریباً قریباً یہی جواب دیا جاتا ہے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

ناف اور گھٹنے کے عورۃ ہونے کے متعلق حنفیہ کا جو مسلک ہے۔ دوسرے ائمہ کی طرف سے اس کا یہ جواب دیا جاتا ہے۔ کہ جو احادیث حنفیہ نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کی ہیں۔ وہ صرف احتمال ظاہر کرتی ہیں یعنی اگر دوسری احادیث میں ان کے عورۃ نہ ہونے کا ذکر نہ ہوتا۔ تو یہ استدلال ممکن تھا۔ لیکن بعض احادیث سے صراحتاً معلوم ہوتا ہے۔ کہ جسم کا یہ حصہ عورۃ میں شامل نہیں مثلاً "عمرو بن شعیب سے ایک روایت آتی ہے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ فان کل شیٔ اسفل من سرتہ الی رکبتہ من عورتہ (رواہ البیہقی) کہ ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے تک کا سارا حصہ عورۃ ہے۔ ایک اور روایت حضرت ابوہریرہ رضؓ سے ہے۔ کہ ایک دفعہ ابوہریرہ رضؓ حضرت حسن بن علی رضؓ سے ملے۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا حسن مجھے وہ جگہ چومنے دو۔ جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چوما کرتے تھے۔ اس پر حضرت ابوہریرہ رضؓ نے حضرت حسن رضؓ کی قمیص اٹھائی۔ اور ان کی ناف کو چوم لیا۔ (رواہ احمدؒ) ظاہر ہے۔ کہ اگر ناف ستر میں شامل ہوتی۔ تو حضرت ابوہریرہ رضؓ ایسا نہ کرتے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ سے ایک روایت ہے۔ کہ ایک روز حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوڑتے ہوئے آئے۔ آپؐ کو سانس چڑھا ہوا تھا۔ اور گھٹنوں سے کپڑا اٹھایا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا اے صحابہ میں تمہیں خوشخبری سناتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آسمان کا باب رحمت کھول دیا ہے۔ وہ تمہاری اطاعت شعاری کو فخریہ بیان کر رہا ہے۔ اور فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو انہوں نے ایک فریضۂ نماز ادا کیا۔ اور دوسری کا انتظار کر رہے ہیں (ابن ماجہ) غرض یہ صراحت بتاتی ہے۔ کہ ناف اور گھٹنہ عورۃ میں شامل نہیں۔ لیکن سب سے زیادہ منقح اور زیادہ صاف وہ مسلک معلوم ہوتا ہے۔ جسے امام احمدؒ بن حنبلؒ نے اختیار کیا۔ اور امام ابو حنیفہ رحؒ کی بعض تصریحات سے بھی اسی کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ یعنی سوءَ تانَ عورۃ غلیظہ ہیں۔ اور ان کو کسی کے سامنے کھولنا پرلے درجہ کی بے حیائی ہے۔ لیکن ران اور گھٹنہ کے عورۃ ہونے میں

بتدریج خفت پیدا ہوتی چلی گئی ہے۔ یعنی جوں جوں جسم کا یہ حصہ شرمگاہ سے دور ہوتا جائیگا۔ اسی قدر اس کے ستر کے حکم میں نرمی ہوتی جائیگی۔ یہ سب جانتے ہیں کہ ماحول۔ مختلف حالات۔ سوسائٹی کا رواج انسان کے رہن سہن پر نمایاں رنگ میں اثر انداز ہوتے ہیں۔ کسی ملک اور سوسائٹی میں کسی چیز کو وقار سمجھا جاتا ہے۔ اور دوسرے ملک میں کسی اور چیز کو۔ گھر میں جو سادگی اور بے تکلفی ہوتی ہے۔ وہ باہر آکر قائم نہیں رہتی۔ کام کاج کے وقت لباس وغیرہ کی جو حالت ہوتی ہے۔ عام مجلسی تقریبات میں وہ مختلف ہو جاتی ہے۔ ان سب باتوں کو سامنے رکھ کر اگر ہم مختلف احادیث پر غور کریں۔ تو ہمیں ان میں کوئی تضاد نظر نہیں آئے گا۔ حضرت عثمان رضؓ کے واقعہ میں صحیح یہی ہے کہ ران کی بجائے آپ کی پنڈلی مبارک سے کپڑا اٹھا ہوا تھا۔ جیسا کہ مسلم کی روایت سے ظاہر ہے۔ اسی طرح دوسری روایات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آپ گھر میں لیٹے ہوئے تھے۔ اور حضرت عائشہ رضؓ کی اوڑھنی آپ نے باندھ رکھی تھی۔ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ قد وضع ثوبہ بین فخذیہ کہ آپ نے تہبند کی دونوں طرفوں کو سمیٹ کر فخذین کے درمیان رکھ لیا تھا۔ اور اس سے عام طور پر گھٹنوں کا ایک حصہ ہی کھلتا ہے۔ اسی حالت میں حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت عمر رضؓ کسی کام کے لئے آئے۔ اور آپ اسی طرح بے تکلفی سے لیٹے رہے۔ جب حضرت عثمان رضؓ آئے۔ تو آپ کچھ سنبھل کر بیٹھ گئے۔ تاکہ حضرت عثمان اپنی ضرورت کے بیان میں جھجک محسوس نہ کریں۔ اور یہ خیال نہ کریں۔ میں نے ان کی عرضداشت کی طرف توجہ نہیں دی۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضؓ کے استفسار پر آپ نے اس کا اظہار بھی فرمایا۔ کہ ان عثمان رجلٌ حییٌّ وانی خشیت ان اذنت لہ و انا علیٰ تلک الحال ان لا یبلغ حاجتہٗ (رواہ مسلم) کہ عثمان بہت شرمیلے انسان ہیں۔ اس لئے مجھے خیال ہوا۔ کہ اگر میں اسی طرح بے تکلفی کی حالت میں بیٹھا رہا۔ تو ممکن ہے۔ کہ عثمان اپنی ضرورت

کو حجاب کی وجہ سے اچھی طرح بیان نہ کر سکیں رکبتین کے کھولنے کے متعلق جو دوسری روایتیں آتی ہیں۔ ان میں بھی اس کی وجہ کا کہیں اشارۃً اور کہیں صراحتاً ذکر موجود ہے۔ ایک روایت میں ہے آپ پانی میں کھڑے تھے۔ دوسری روایت جو عبداللہ بن عمر سے ہے۔ دوڑ کر یا تیز چل کر آنے کا ذکر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ انسان ایسی حالت میں کپڑا ذرا سمیٹ کر اوپر کی طرف اٹھا لیتا ہے۔ انس رضؓ کی روایت جو دوسری سند سے مذکور ہے۔ اس میں ہے کہ یوم خیبر میں آپ کے پیچھے سوار تھا۔ و ان رکبتی لتمس فخذ رسول اللہ صلعم و انی لاُرِی بیاض فخذ النبی صلعم۔ کہ سواری پر بیٹھنے کی وجہ سے کپڑا آپ کی فخذ سے کچھ ہٹا ہوا تھا۔ میرا گھٹنہ آپ کی فخذ سے چھوتا تھا اور آپ کی فخذ کی سفیدی کا نظارہ اب تک مجھے یاد ہے۔ غرض یہاں بھی ایک وجہ کے ماتحت ایسا ہوا کیونکہ سواری پر بیٹھنے سے تہبند کا کپڑا اوپر کو سرک آتا ہے۔ اور جہاں آپ نے کسی کو ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ تو اسکی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ بر سرِ عام بلا ضرورت ایسا کئے ہوئے تھا۔ جو عام وقار کے خلاف ہے۔ غرض یہ آثار ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ضرورت کے ماتحت اگر نیکر یا کسی دوسرے کپڑے کی وجہ سے گھٹنے یا ران کا کوئی حصہ کھل جائے۔ تو اس میں کوئی خاص مضائقہ نہیں۔ البتہ بلا ضرورت یا بے موقع ایسا کرنا وقار اسلامی کے خلاف ہے۔ اور دینی سوسائٹی اسکی اجازت نہیں دیتی۔

خاکسار ملک سیف الرحمٰن واقفِ زندگی

اعلان فراہمی چندہ برائے تعمیر احمدیہ دار التبلیغ الاسلام پونچھ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ نے جماعت احمدیہ پونچھ کو وہاں کی احمدیہ دار التبلیغ الاسلام کی تعمیر کے سلسلہ میں -/۸۰۰۰ روپیہ تک جماعتہائے پونچھ کشمیر معہ جموں و اضلاع پنجاب و صوبہ سرحد کی جماعتوں سے مندرجہ ذیل شرائط کے ماتحت چندہ فراہم کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔

(۱) اس چندہ کا مرکز کے لازمی چندوں (چندہ عام و حصہ آمد و جلسہ سالانہ) اور چندہ کالج پر مخالفانہ اثر نہ پڑے۔ اور نہ ہی ترسیل چندہ میں التوا ہو۔ (۲) کسی ایسے دوست یا جماعت سے چندہ وصول نہ کیا جائے۔ جو مرکز کے لازمی چندوں کا بقایا دار ہو۔

احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ اس کار خیر میں حصہ لیکر عنداللہ ماجور ہوں — (ناظر بیت المال)

ضروری اعلان

خدا کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قریب آ رہا ہے۔ اس موقعہ پر ماشکیوں۔ باورچیوں۔ نانبائیوں اور خاکروبوں کی خدمات درکار ہوتی ہیں۔ خاص قادیان میں ایسے اجتماع پر ضرورت کے مطابق اس قدر آدمی ملنے مشکل ہوتے ہیں۔ اس لئے جماعتہائے احمدیہ کے پریذیڈنٹ و سیکرٹری صاحبان کی توجہ کے لئے بذریعہ اس اعلان کے لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ اس بارے میں ہماری امداد کریں۔ یعنی یہ کہ ان کے ہاں اگر ایسے کارکن مل سکتے ہوں۔ تو براہ مہربانی جلد مطلع فرمائیں۔ نیز ساتھ ہی یہ امر بھی طے کر کے لکھیں۔ کہ کتنے آدمی اور کس شرح سے مل سکیں گے۔ تا جلسہ سے پہلے ہی ان سے معاملہ طے کر لیا جائے۔ علاوہ اس کے مندرجہ ذیل ٹنڈر بھی مطلوب ہیں۔ (۱) ٹنڈر لحم البقر۔ (۲) ٹنڈر گوشت بکرا۔ (۳) ٹنڈر قلعی دیگ و مجھولا (۴) ٹنڈر پسائی آٹا۔ (۵) ٹنڈر صفائی (۶) ٹنڈر آٹا گندھائی و پیڑے کرائی (۷) ٹنڈر پکوائی دیگ (۸) ٹنڈر تنور ٹھیک کرائی۔

ناظم سپلائی و سٹور جلسہ سالانہ قادیان

1096

پروگرام جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء

۲۶ دسمبر ۱۹۴۶ء بروز جمعرات

۱۰ تا ۱۰-۱۰ تلاوت قرآن کریم

۱۰-۱۰ تا ۴۰-۱۰ افتتاحی تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ قادیان

۴۰-۱۰ تا ۵۰-۱۰ نظم

۵۰-۱۰ تا ۳۵-۱۱ اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت کا اسلامی تصور — جناب مولٰنا مولوی محمد سلیم صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ۔

۳۵-۱۱ تا ۲۰-۱۲ قرآن کریم بلحاظ کامل شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا زندہ ثبوت — جناب مولوی عبد المنان صاحب عمر ایم اے پروفیسر جامعہ احمدیہ

۲۰-۱۲ تا ۱۰-۱ ذکر حبیب :- جناب ڈاکٹر حضرت مفتی محمد صادق صاحب ڈی ڈی سابق مبلغ انگلستان و امریکہ

وقفہ نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

۳۰-۲ تا ۴۵-۲ تلاوت قرآن کریم و نظم

۴۵-۲ تا ۳۰-۳ ضرورت عبادت اور وہ غرض اسلامی عبادت سے کس طرح پوری ہوتی ہے۔ — جناب مولٰنا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ سابق مبلغ بلاد عربیہ

۳۰-۳ تا ۱۵-۴ حضرت مسیح موعود کی بعثت حضرت نبی کریمؐ کی بعثت ثانیہ ہے — جناب مولوی عبد المالک خانصاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

۱۵-۴ تا ۵-۵ بعث بعد الموت ۔ جناب مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ۔

۲۷ دسمبر بروز جمعۃ المبارک

۱۰ تا ۱۵-۱۰ تلاوت قرآن کریم و نظم۔

۱۵-۱۰ تا ۱۱ فلسفہ احکام پردہ — حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب فاضل ایم۔ اے۔ آکسن پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔

۱۱ تا ۴۵-۱۱ حضرت مسیح ناصریؑ کا سفر کشمیر — جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔

۵۰-۱۱ تا ۳۵-۱۲ تھیوسافیکل تحریک پر تبصرہ — جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب بی۔ اے کینٹب ہیڈ آف دی فلاسفی ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ کالج لاہور اینڈ فیلو پنجاب یونیورسٹی۔

وقفہ برائے نماز جمعہ و عصر

دوسرا اجلاس

۳۰-۲ تا ۴۵-۲ تلاوت قرآن کریم و نظم۔

تقریر دلپذیر حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ قادیان

۲۸ دسمبر بروز ہفتہ

۱۰ تا ۱۵-۱۰ تلاوت قرآن کریم و نظم

۱۵-۱۰ تا ۱۱ اسلام میں دنیا کے اقتصادی مسائل کا حل — آنریبل جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی جج فیڈرل کورٹ آف انڈیا۔

۱۱ تا ۴۵-۱۱ سکھ ہندوؤں کی نسبت مسلمانوں سے زیادہ قریب ہیں۔ جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور

۵۰-۱۱ تا ۳۵-۱۲ مصلح موعود کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں اور الہامات کے مطابق خلیفہ ثانی ہونا ضروری ہے — جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

وقفہ نماز ظہر و عصر

۳۰-۲ تا ۴۵-۲ تلاوت قرآن کریم و نظم

تقریر دلپذیر حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ قادیان

نوٹ :- پروگرام شب جمعرات ۲۶/۲۵ بعد میں شائع کیا جائے گا۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

حسب سابق انشاء اللہ تعالیٰ امسال بھی ۲۶-۲۷-۲۸ ماہ دسمبر ۱۹۴۶ء / فتح ۱۳۲۵ ہش بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بمقام قادیان منعقد ہوگا۔ تمام دوستوں سے استدعا ہے کہ اپنے حلقہ احباب میں شمولیت کی تحریک ابھی سے شروع کر دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جلسہ ہائے سیرت پیشوایان مذاہب

مؤرخہ ۳ ماہ نبوت مطابق ۳ ماہ نومبر بروز اتوار جلسہ سیرۃ پیشوایان مذاہب کے لئے مقرر ہے۔ اس دن ان پیشوایان مذاہب کی سیرۃ پر تقاریر کا انتظام کیا جائے جو اسلامی تعلیم کے مطابق سچے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ اس دن پورے اہتمام کے ساتھ جلسے منعقد کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تحریک جدید کے انیس ۱۹ مطالبات کے متعلق جلسہ

بتاریخ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء بوقت ۴½ بجے مسجد اقصےٰ میں تحریک جدید کے انیس ۱۹ مطالبات کے متعلق جلسہ ہوگا۔ اس روز نماز عصر مسجد اقصےٰ میں ۴ بجے ہو جائے گی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے خواہ انصار سے تعلق رکھتے ہیں یا خدام وغیرہ سے کہ جلسہ میں شمولیت فرما کر مستفیض ہوں۔ اور نماز عصر مسجد اقصےٰ میں ہی ادا کی جائے تا کارروائی جلسہ بروقت شروع ہو سکے۔

قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ و منتظم جلسہ

امتحان نماز انصار اللہ محلہ جات قادیان کا پروگرام

احباب انصار اللہ قادیان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم نومبر بعد نماز فجر ہر محلہ کی مسجد میں نماز کا امتحان ہوگا۔ تفصیلی امور سے ہر محلہ کے زعیم اور مہتمم صاحبان کو اطلاع دی جا رہی ہے۔ احباب کو اس کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ پروگرام حسب ذیل ہے

قائد تعلیم و تربیت انصار اللہ مرکزیہ

نمبر شمار	نام محلہ	نام ممتحن صاحبان	مقام امتحان
۱	محلہ مسجد مبارک	مولوی محمود احمد صاحب جلیل	مسجد مبارک
۲	" مسجد اقصےٰ	مولوی ظہور حسین صاحب	" اقصےٰ
۳	" مسجد فضل	مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز	" فضل
۴	ناصر آباد	مولوی عبد الحفیظ صاحب	" ناصر آباد
۵	دار الفتوح	مولوی شریف احمد صاحب	" دار الفتوح
۶	دار الانوار	مولوی ارجمند خانصاحب	" دار الانوار
۷	دار الرحمت	مولوی قمر الدین صاحب	" دار الرحمت
۸	دار العلوم	مولوی ابو العطاء صاحب	" (دار العلوم) نور (نوٹ)
۹	دار الفضل	ماسٹر خیر الدین صاحب	" دار الفضل
۱۰	دار البرکات غربی	حافظ مبارک احمد صاحب	" دار البرکات غربی
۱۱	دار البرکات شرقی	صاحبزادہ ابو الحسن صاحب	" " شرقی
۱۲	دار السعت	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری	" دار السعت
۱۳	دار الیسیر	قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی	" دار الیسیر

اسلامی اصول کی فلاسفی مختلف زبانوں میں

انگریزی زبان کی مجلد ۰ – ۲ – ۱
گجراتی " " " ۰ – ۱۲ – ۰
اردو " بے جلد ۰ – ۸ – ۰
مرہٹی " " " ۰ – ۰ – ۱
ملیالم زبان کی بے جلد ۰ – ۰ – ۱
کنڑی ۰ – ۸ – ۰
تیلنگی ۰ – ۸ – ۰

احمدیت کے متعلق اعتراضات اور اس کے جوابات اردو میں آٹھ آنے معہ محصولڈاک

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن!

بوڑھا جوان ہوگیا ایک شیشی اور بھیجیے

جناب منشی عبداللہ خاں صاحب فاروقی مدینہ گجرات سے لکھتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے گاؤں کے دکاندار سید نورشاہ صاحب کی زبانی آپ کی دوا اکسیرالبدن کی بہت تعریف سنی۔ میں کئی سالوں سے متواتر بیمار چلا آرہا تھا۔ پیٹھ اور سینہ میں درد کمزوری غیر معمولی۔ عمر ۵۵ سال سے زیادہ۔ بہت سے علاج کرائے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ بیماری نے پیر صدسالہ بنا دیا تھا۔ قوت شنوائی اور بینائی میں بہت فرق آچکا تھا۔ اور بدنی طاقت خاص طور پر بہت کمزور ہوچکی تھی۔ آپ کی جادو اثر دوا اکسیرالبدن کے استعمال سے یہ سب شکایات جاتی رہیں۔ اب میں اپنے میں خاص توانائی پاتا ہوں براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی ارسال فرماکر مشکور کیجئے۔" سب تسلیم کرتے ہیں۔ کہ دل میں نئی امنگ اعضا میں نئی ترنگ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا کمزور کو زوراور اور زوراور کو شہ زور بنانا اکسیرالبدن پر ختم ہے قیمت فی شیشی پانچروپے محصول ڈاک علاوہ۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

هوالشافی

دردِ دندان کی انمول دوا دانتوں کے درد کیلئے اکسیر

روتا آئے اور ہنستا جائے

جو اصحاب دانتوں کے شدید مرض میں مبتلا ہوں اور کافی دیر تک علاج کرانے کے باوجود آرام کی صورت نظر نہ آتی ہو۔ تو مقامی اصحاب کم از کم پانچ روز تک ہمارے پاس مجرب آزمائش تشریف لاکر تسلی فرما سکتے ہیں بعد میں ایک شیشی جس کی قیمت دو روپیہ ہے خرید کر خود استعمال کرسکتے اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ بیرونی اصحاب خرچ پیکنگ اور ڈاک کے ذمہ دار ہونگے۔ پہلی ہی دفعہ لگانے سے درد فوراً جاتا رہتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالرحیم ممتحن حشیم الحکم سٹریٹ قادیان پنجاب

عرق نور رجسٹرڈ

ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان کثرت پیشاب اور درد ڈل کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بیقاعدگی کو دور کرکے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے۔ اور اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کرکے قوت بخشتا ہے۔
عرق نور عورتوں کی جملہ امراض خصوصاً ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کرکے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اٹھرا کی لاجواب دوا ہے
نوٹ: عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپے صرف علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر:۔ ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز
عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب

اپنی ملکی صنعت کو فروغ دیجئے

اور اپنے زندگی کے معیار کو بلند کیجئے

ہمارے کارخانہ میں اصلی نٹ سے ہر رنگ اور ہر ڈیزائن کے نہایت عمدہ اور مضبوط بٹن تیار ہوتے ہیں۔ تاجر صاحبان براہ راست ہم سے مال منگواکر اپنا روپیہ بچائیں۔ موسم شروع ہے۔ مانگ کی زیادتی کے پیش نظر اپنا آرڈر جلد ارسال فرمائیں۔ موجودہ نرخ حسب ذیل ہیں۔ مال کے متعلق ہر قسم کی گارنٹی دی جاتی ہے۔

کوٹ بٹن سادہ۔ A = -/۳ روپے فی گرس
کوٹ بٹن ڈیزائن۔ B = ۳/۴ روپے فی گرس
کوٹ بٹن ڈیزائن۔ C = ۳/۲ روپے فی گرس
کوٹ بٹن درجہ دوم = ۲/۴ روپے فی گرس
چسٹر بٹن -/۸ روپے فی گرس

تھوک مال منگوانے والے کو مزید رعایت دی جائے گی

منیجر دی ایگل مینوفیکچرنگ کمپنی
قادیان

اعلان نکاح

سید احمد شاہ واقف زندگی ولد حافظ صوفی تصور حسین صاحب مرحوم ساکن قادیان کا نکاح ہمراہ سیدہ محمودہ بیگم بنت پیر سراج الحق صاحب نعمانی مرحوم بعوض -/۵۰۰ روپے مہر پر مورخہ ۲۶/۱۰ کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ رشتہ جانبین کیلئے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ راقم سید احمد شاہ واقف زندگی

آپ اپنی تمام طبّی ضرورتوں کے متعلق دواخانہ فاروقی قادیان سے مشورہ طلب کریں

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

قاہرہ ۲۷ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ مصر اور برطانیہ کے درمیان جو گفت و شنید ہو رہی تھی اس میں کامیابی ہو رہی ہے۔ سمجھوتہ کے سلسلے میں بعض نئی تجاویز زیر غور ہیں جس کے ذریعے مصر اور سوڈان کے اتحاد کو قائم رکھا جائے گا۔ اُمید ہے۔ کہ آج برطانیہ کی طرف سے دارالعوام میں اس سلسلے میں اعلان کر دیا جائے گا۔

کلکتہ ۲۷ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دو دن تک حالت خراب رہنے کے بعد اب شہر میں بہت حد تک امن قائم ہو گیا ہے۔ آج رات کو شہر میں آتشزدگی کے صرف دو واقعات ہوئے۔ بنگال پریس ایڈوائزری کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق پرسوں صبح سے لیکر کل شام تک ۳۰ اشخاص کو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ جن میں سے ۳۰ پولیس کی فائرنگ کی وجہ سے مجروح ہوئے تھے ۱۹ اشخاص اس عرصہ میں ہلاک ہوئے۔ ۱۸ مکانات پر آگ لگائی گئی۔ بنگال آسام ریلوے کی طرف سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ ٹرینوں کی حفاظت کے لئے مسلح گارد کا انتظام کیا جائے۔ دو کانگرسی لیڈروں مسٹر کرن شنکر رائے اور مسٹر گھوش نے آج وزیر اعظم مسٹر حسن شہید سہروردی سے ملاقات کی۔ وزیر اعظم نے ان کو یقین دلایا کہ حالات پر قابو پانے کے لئے کافی انتظام کر لیا گیا ہے۔

چٹاگانگ ۲۸ اکتوبر۔ مقامی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ اخباری اطلاع درست نہیں ہے۔ کہ چٹاگانگ کے علاقہ میں بھی فسادات شروع ہونے کا خدشہ ہے آپ نے کہا۔ اس علاقہ میں مشرقی بنگال کے واقعات کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ مقامی سیاسی لیڈر قیام امن کے لئے حکومت سے پورا تعاون کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۲۸ اکتوبر۔ گاندھی جی نے ایک بیان میں کہا۔ میں بنگال میں کسی ایک فریق کے حق میں فیصلہ دینے کے لئے نہیں جا رہا۔ بلکہ میں عوام کی خدمت کے لئے جا رہا ہوں۔ میں ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں سے ملوں گا۔ اور انہیں یہ تلقین کروں گا۔ کہ وہ آپس میں بھائی بھائی بنکر رہیں کیونکہ بہرحال انہوں نے اکٹھے ہی زندگی گذارنی ہے

بمبئی ۲۸ اکتوبر۔ کل دن بھر میں آٹھ اشخاص چھرے سے حملے کئے گئے جن میں سے دو ہلاک ہو گئے۔ بعض مقامات پر تیزاب پھینکنے اور آگ لگانے کی کوشش بھی کی گئی۔

نئی دہلی ۲۸ اکتوبر۔ سنٹرل اسمبلی کی یورپین پارٹی کے لیڈر نے ایک بیان میں کہا۔ اگر حالات نے ہمیں اپوزیشن بنچوں پر بیٹھنے پر مجبور کر دیا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم نئی عبوری حکومت سے مطمئن نہیں ہیں ہم سب کو اس حکومت کے قیام سے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ اور ہم اپنی طرف سے اس کی مدد کرنے کی کوشش کریں گے۔

ایتھنز ۲۸ اکتوبر۔ یونان کے کابینہ میں حزب مخالف کو شامل کرنے کے لئے جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ ناکام رہی ہے۔ چنانچہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حزب مخالف حکومت کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہو سکا

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ نے دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ فلسطین کے مفتی اعظم نے مشرقی ممالک کی سیاسیات سے علیحدہ رہنے کا جو وعدہ کیا تھا۔ اسے انہوں نے توڑ دیا ہے۔ اس سلسلے میں برطانوی سفیر متعینہ قاہرہ نے مصری گورنمنٹ سے شکایت کی ہے۔

کراچی ۲۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ٹاٹا کمپنی ہندوستان بھر میں اپنی ہوائی سروسوں کو وسیع کر رہی ہے۔ مجوزہ سکیم کے مطابق بمبئی اور کراچی نیز بمبئی اور دہلی کے درمیان روزانہ نان سٹاپ ہوائی سروسیں چلا کریں گی۔ سمندر پار کے سفر کے لئے ایک کمپنی بنائی جا رہی ہے جو یورپ اور مشرق وسطے کے دیگر ممالک کے لئے ہوائی سروس شروع کرے گی۔

نیویارک ۲۷ اکتوبر۔ اتحادی تنظیم امن کے سیکرٹری نے جنرل اسمبلی سے درخواست کی ہے۔ کہ جنرل فرانکو اتحادی تنظیم کی کارروائی میں رکاوٹ پیدا کر رہا ہے۔ اس لئے اس کے خلاف باقاعدہ کارروائی کی جائے۔

انقرہ ۲۷ اکتوبر۔ ٹرکی کے وزیر اعظم نے

ایک بیان میں کہا۔ ہماری خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول یہ ہیں کہ ٹرکش قوم کی آزادی محفوظ رہے اور ہماری سیاسی یک جہتی کو نقصان نہ پہنچے۔ ہم اپنے دوستوں اور حلیفوں خصوصاً برطانیہ اور امریکہ سے خوشگوار تعلقات قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ ٹرکی کی جنگ آزادی کے بعد جو اصول طے ہوئے تھے ان کے مطابق ہم روس سے بھی دوستی قائم رکھنے کی پوری کوشش کریں گے لیکن درہ دانیال پر مشترکہ کنٹرول کا مطالبہ ہم کبھی بھی تسلیم نہ کریں گے۔ کیونکہ اس سے ہماری آزادی پر کاری ضرب پڑتی ہے

لکھنؤ ۲۷ اکتوبر۔ حکومت یو۔ پی نے زمینداری کی تنسیخ کے سلسلے میں ۱۶ ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی تھی جس میں مسلم لیگی ارکان بھی شامل کئے گئے تھے۔ لیکن لیگ اسمبلی پارٹی نے اس کمیٹی کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ اس کے نزدیک زمینداری کی تنسیخ کے متعلق حکومت کا فیصلہ مسلم مفاد کے خلاف ہے

نئی دہلی ۲۷ اکتوبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری اور عبوری حکومت کے فنانس ممبر مسٹر لیاقت علی خاں نے ایک پریس کانفرنس میں عارضی حکومت سے مسلم لیگی ارکان کے رویہ کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ مسلم لیگ نے مسلمانان ہند اور ہندوستان کی دیگر اقوام کے مفاد کے پیش نظر عبوری حکومت میں شرکت کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے کہا لیگ نے عبوری حکومت میں شریک ہوتے وقت کسی فریق سے کوئی وعدہ نہیں کیا۔ اور نہ کسی قسم کی ضمانت دی ہے۔ موجودہ آئین کے ماتحت عبوری حکومت میں مشترکہ یا اجتماعی ذمہ داری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اس آئین کے ماتحت کسی فرد واحد کو حکومت کی قیادت سونپنے کا تصور کیا جاسکتا ہے۔ حکومت میں کانگرس مسلم لیگ اور اقلیتوں کے نمائندے شامل کئے گئے ہیں۔ کانگرسی بلاک اور مسلم لیگی بلاک کے علیحدہ علیحدہ لیڈر ہوں گے۔ آپ نے کہا عبوری حکومت میں شامل ہونے کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم مطالبہ پاکستان سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ ہم اب بھی اس مطالبہ پر قائم ہیں۔ ہم حکومت میں دوسرے رفقا سے تعاون کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجا کرتی۔ اس حکومت کی کامیابی کا انحصار اس کے مختلف اجزائے ترکیبی کے رویہ پر ہوگا۔ گو ہماری کوشش یہی ہوگی۔ اس حکومت کو جنگ وجدال کا اکھاڑا نہ بنایا جائے۔

نئی دہلی ۲۸ اکتوبر۔ آج صبح سنٹرل اسمبلی کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ مسلم لیگ اور کانگرس پارٹی کے ممبر سرکاری بنچوں پر بیٹھے۔ حزب مخالف صرف یورپین ممبروں پر مشتمل تھا۔ سب سے پہلے حلف وفاداری اٹھانے کی رسم ادا کی گئی۔ چنانچہ پنڈت نہرو مسٹر لیاقت علی خاں سردار پٹیل مسٹر اسماعیل چندریگر اور عبوری حکومت کے دیگر چار ارکان نے حلف اٹھائے۔ سوالات کے وقت کے بعد پنڈت نہرو نے ایوان کے لیڈر کی حیثیت سے ڈاکٹر حسان سہروردی اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کی وفات پر اظہار افسوس کی قرارداد پیش کی۔ مسٹر یامین خاں نے مسلم لیگ کی طرف سے اس کی تائید میں تقریر کی

نئی دہلی ۲۸ اکتوبر۔ آج سنٹرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے پر اسمبلی چیمبر کے باہر مسلم لیگ اور کانگرس کے حامی ایک بڑی تعداد میں جمع ہو گئے۔ اور ایک دوسرے کے خلاف نعرے لگاتے رہے۔ فریقین میں معمولی سا تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں تین اشخاص مجروح ہوئے۔ بالآخر پولیس نے اشک آور گیس کے ذریعہ ہجوم کو منتشر کیا۔ اور تین اشخاص کو گرفتار کر لیا۔

نئی دہلی ۲۸ اکتوبر۔ آج صبح گاندھی جی اپنی پارٹی سمیت بنگال کے دورہ پر روانہ ہو گئے روانگی سے قبل مسٹر آچاریہ کرپلانی صدر کانگرس نے آپ سے ملاقات کی اور مشرقی بنگال کے فسادات کی تفصیل بیان کی۔

نئی دہلی ۲۸ اکتوبر۔ آج تیسرے پہر سنٹرل اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر لیاقت علی خاں فنانس ممبر نے یہ تحریک پیش کی ہے کہ ہندوستان کو انٹرنیشنل بنک کا ممبر بننے دیا جائے۔ اس تحریک پر مختلف تقاریر ہوتی رہیں۔ کل بھی اس سلسلے میں بحث جاری رہیگی۔

نئی دہلی ۲۸ اکتوبر۔ عبوری حکومت میں شمولیت کے سلسلے میں مسٹر جناح اور وائسرائے ہند کے درمیان جو خط وکتابت ہوتی رہی ہے آج اسے شائع کر دیا گیا ہے۔

سری نگر ۲۷ اکتوبر۔ جموں وکشمیر مسلم کانفرنس نے حکومت کے امتناعی احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنا سالانہ اجلاس منعقد کیا۔ چار لیڈروں نے تقریریں کیں جنہیں بعد میں گرفتار کر لیا گیا۔ سری نگر اور دیگر شہروں میں ایڈیشنل پولیس اور فوج متعین کر دی گئی ہے